27280 ـ سہیلیوں کا آپس میں ایك دوسرے کے بچے کو دودھ پلانے کے نتیجہ میں مرتب ہونے والے احکام

سوال

برائے مہربانی درج ذیل مسئلہ میں رضاعت کے مکمل احکام بیان کریں:
مثلا: میں نے اپنے خاوند کے بھائی کے بیٹے کو دودھ پلایا جو میرے بیٹے ایك ماہ چھوٹا ہے، یہ علم میں رہے کہ میرے بیٹے کو میرے خاوند کے بھائی کی بیوی نے دودھ پلایا ہے، اور خاوند کے بھائی کی بیوی نے میرے جس بچے کو دودھ پلایا ہے میرا اس سے ایك بیٹا اور ایك بیٹی بڑی ہے، اور اسی طرح اس کے بھی دو بچے بڑے ہیں اور تیسرے کو میں نے دودھ پلایا ہے، برائے مہربانی رضاعت کے مکمل پوری وضاحت کریں کہ حرمت ثابت کرنے والی رضاعت کی کمیت اور کیفیت کیا ہے اور اس کے نتیجہ میں باقی بھائیوں پر کونسے احکام مرتب ہوتے ہیں، اللہ آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

جس نے کسی عورت کا پانچ رضاعت دو برس کی عمر میں دودھ پیا تو وہ اس کا رضاعی بیٹا بن جاتا ہے، اور وہ عورت اس کی رضاعی ماں بن جائیگی، اسی طرح اس کا خاوند (دودھ والا) اس بچے کا رضاعی باپ بن جائیگا، اور جس نے بھی اس عورت کا دودھ پیا وہ اس بچے کا رضاعی بھائی یا بہن شمار ہو گا.

اس کی دلیل عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا کی درج ذیل حدیث ہے:

" قرآن مجید میں دس معلوم رضعات نازل ہوئی تھیں، پھر انہیں پانچ معلوم رضاعت کے ساتھ منسوخ کر دیا گیا ... "

صحیح مسلم حدیث نمبر (1452).

اور اس کی دلیل ترمذی شریف کی درج ذیل حدیث بھی ہے:

ام سلمہ رضی اللہ تعالی عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" وہی رضاعت حرمت پیدا کرتی ہے جس سے انتڑیاں بھریں اور دودھ چھڑانے کی عمر میں سے قبل ہو"

سنن ترمذی حدیث نمبر (1152) علامہ البانی رحمہ اللہ نے الارواء الغلیل حدیث نمبر (2150) میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

حدیث میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان: " في الثدی " کا معنی رضاعت کی مدت ہے، عرب کا قول ہے: مات فلان في الثدی یعنی وہ رضاعت کی عمر میں دودھ چھڑانے سے قبل ہی فوت ہو گیا. یہ امام شوکانی کا قول ہے.

امام ترمذی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" یہ حدیث حسن صحیح ہے، اور اکثر اہل علم اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم وغیرہ کا اسی پر عمل ہے، کہ رضاعت وہی حرمت ثابت کرتی ہے جو دودھ چھڑانے کی عمر دو برس سے قبل ہو، اور مکمل دو برس کے بعد رضاعت کچھ حرام نہیں کرتی " اھـ

امام بخاری رحمہ اللہ نے ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حمزہ رضی اللہ تعالی عنہا کی بیٹی کے متعلق فرمایا تھا:

" وہ میرے لیے حلال نہیں، رضاعت سے بھی وہی حرام ہو جاتا ہے جو نسب سے حرام ہوتا ہے، یہ میرے رضاعی بھائی کی بیٹی ہے "

صحیح بخاری حدیث نمبر (2645).

اور رضاعت کی تعریف یہ ہے کہ:

ابن قیم رحمہ اللہ زاد المعاد میں اس کی تعریف کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

بلاشك و شبہ رضعۃ رضاع کا اسم مرۃ ہے یعنی ایك بار دودھ پینے کو رضعہ کہتے ہیں: جس طرح ضربۃ و جلسۃ و اکلۃ ہے لہذا جب بھی بچہ پستان منہ میں ڈال کر چوسے اور پھر بغیر کسی سبب کے خود ہی چھوڑ دے تو یہ ایك رضاعت کہلاتی ہے.

کیونکہ شریعت میں یہ مطلقا وارد ہے، اس لیے اسے عرف پر محمول کیا جائیگا، اور عرف یہی ہے، سانس لینے یا تھوڑی سی راحت کے لیے یا پھر کسی اور چیز کی وجہ سے رك جانا اور پھر جلد ہی دودھ دوبارہ پینا شروع کر دینا اسے ایك رضاعت سے خارج نہیں کرتا.

جس طرح کھانے والا شخص جب اس سے کھانا چھوڑ کر پھر جلد ہی دوبارہ شروع کر دیتا ہے تو دو بار کھانا نہیں کہتے بلکہ یہ ایك ہی ہے، امام شافعی کا مسلك یہی ہے...

اگرچہ وہ ايك پستان سے دوسرے پستان ميں منتقل ہو جائے تو بھى ايك ہى رضاعت ہو گى " انتہى

ديكھيں: زاد المعاد (5 / 575).

مزيد آپ سوال نمبر (2864) كے جواب كا بھى مطالعہ كريں.

اور شيخ ابن باز رحمہ اللہ كہتے ہيں:

" جب عورت كسى بچے كو پانچ معلوم رضاعت يا اس سے زيادہ دو برس كى عمر ميں دودھ پلائے تو دودھ پينے والا بچہ اس كا اور اس كے خاوند كا رضاعى بيٹا بن جائيگا، اور اس عورت اور اس كے خاوند دودھ والے كى سارى اولاد اس دودھ پينے والے بچے كے رضاعى بہن بھائى ہونگے، چاہے وہ دودھ پلانے والى عورت سے ہوں يا دوسرى بيوى سے، اور اس عورت كے بھائى بچے كے رضاعى ماموں ہوئے، اور دودھ والے خاوند كے بھائى بچے كے رضاعى چچا ہوئے، اور عورت كا باپ بچے كا رضاعى نانا، اور خاوند كا باپ بچے كا رضاعى دادا بن گيا، اور اس كى ماں بچے كى رضاعى دادى بن جائيگى؛ كيونكہ اللہ سبحانہ و تعالى كا سورۃ النساء ميں محرم عورتوں كے متعلق فرمان ہے:

اور تمہارى مائيں جنہوں نے تمہيں دودھ پلايا ہے اور تمہارى رضاعى بہنيں النساء (23).

اور نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم كا فرمان ہے:

" رضاعت سے وہى كچھ حرام ہو جاتا ہے جو نسب سے حرام ہوتا ہے "

اور اس ليے بھى كہ رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم كا فرمان ہے:

" رضاعت صرف دو برس كى عمر ميں ہے "

اور اس ليے بھى كہ صحيح مسلم ميں عائشہ رضى اللہ تعالى عنہا سےمروى ہے وہ بيان كرتى ہيں:

" قرآن مجيد ميں دس معلوم رضاعت نازل ہوئيں جن سے حرمت ثابت ہوتى تھى، پھر انہيں پانچ معلوم رضاعت كے ساتھ منسوخ كر ديا گيا، تو رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم جب فوت ہوئے تو امر يہى تھا "

اسے ان الفاظ ميں ترمذى نےروايت كيا ہے، اور اس كى اصل صحيح مسلم ميں ہے. انتہى

ماخوذ از: فتاوى اسلاميۃ (3 / 333).

حاصل يہ ہوا كہ:

اگر تو آپ کے اس بیٹے نے دو برس کی عمر میں آپ کے خاوند کے بھائی کی بیوی کا پانچ رضاعت دودھ پیا ہے تو وہ اس عورت کی ساری اولاد بیٹے اور بیٹیوں کا رضاعی بھائی ہوا.

اور اسی طرح اس عورت کے جس بیٹے نے آپ کا دودھ پیا ہے وہ آپ کا رضاعی بیٹا اور آپ کی ساری اولاد بیٹے اور بیٹیوں کا رضاعی بھائی ہوا، چاہے وہ اس سے بڑے ہوں یا اس سے چھوٹے اور چاہے وہ اس وقت موجود ہیں یا بعد میں پیدا ہوں.

اور آپ کی اولاد کے لیے - اس بیٹے کے علاوہ جس نے اپنی چچی کا دودھ پیا ہے - اپنے چچا کی بیٹیوں سے شادی کرنی جائز ہے، کیونکہ ان کے درمیان کوئی حرمت نہیں، اور آپ کی بیٹیاں اپنے چچا کے بیٹوں سے شادی کرنی جائز ہے، لیکن وہ جس نے آپ کا دودھ پیا ہے وہ آپ کی بیٹیوں کا رضاعی بھائی ہے وہ ان سے شادی نہیں کر سکتا جیسا کہ اوپر بیان کیا جا چکا ہے.

واللہ اعلم .